اسلامی ذہنیت

قرآن ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ۔ ”تم انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لیے شہادت دو خواہ وہ تمھاری اپنی ذلت یا تمھارے ماں باپ یا رشتہ داروں ہی کے خلاف کیوں نہ پڑے“ (النسا، ۴: ۱۳۵) وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی۔ ”اور جب بولو تو انصاف ہی کے ساتھ بولو خواہ وہ تمھارے عزیز قریب ہی کے خلاف کیوں نہ ہو“ (انعام ۶: ۱۵۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ محبت اور بغض اور تائید اور مخالفت جو کچھ بھی ہو خالص حق کے لیے ہو۔ اوثق عری الایمان الحب فی اللہ و البغض فی اللہ۔ من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ ونصح اللہ فقد استکمل الایمان۔ الدین النصیحۃ اللہ عزوجل۔ مسلمان کے لیے صرف ایک ہی پارٹی کافی ہے اور وہ اللہ کی پارٹی ہے۔ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اس پارٹی کا اصل اصول یہ ہے کہ تمھاری موافقت اور مخالفت، تائید اور تردید، دوستی اور جنگ، اتحاد اور اختلاف ہر چیز نفسانیت سے پاک اور اشخاص یا جماعتوں کی الفت و عداوت سے قطعاً مُبرّا ہو۔ خدا کے دیے ہوئے علم اور اس کی بخشی ہوئی فکر و نظر کو ان تمام رنگین عینکوں سے پاک رکھو۔ جو بات حق پاؤ اسے بے تامل قبول کرو۔ جو غلط دیکھو اسے بے تکلف رد کر دو۔ جو سیدھے رستے پر جا رہا ہو اس کا ساتھ دو۔ جو غلطی کا مرتکب ہو، بے لاگ انصاف کے ساتھ اس کو خطاوار ٹھیراؤ اور راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ جس کی موافقت کرو صرف اس حد تک کرو جس حد تک وہ حق اور صداقت پر ہو۔ اور جس سے اختلاف کرو صرف اسی حد تک کرو جس حد تک وہ غلطی پر ہو۔

یہی اسلامی ذہنیت تھی جس نے سید البشر سے کہلوایا تھا کہ و الذی نفسی بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا۔ ”خدا کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔“ اسی ذہنیت نے افضل البشر بعد الانبیا سے کہلوایا تھا کہ فاذا رائیتمونی قد استقمت فاتبعونی و ان زغت فقومونی۔ ”جب تم دیکھو کہ میں سیدھا چل رہا ہوں تو میری پیروی کرو اور جب میں ٹیڑھا

چلنے لگوں تو مجھے سیدھا کر دو۔" یہی ذہنیت تھی جس کے اثر سے ایک نکٹی چپٹی عورت نے امیرالمومنین عمرفاروقؓ کو بھرے مجمع میں مقدارِ مہر کی تعین پر ٹوک دیا کہ ما ذالک لک (تم کو ایسا کرنے کا حق نہیں)، اور پھر یہی وہ اسلامی ذہنیت تھی جس کی برکت سے پورے مجمع میں سے کوئی ایک نظر بھی اس ہیچ میرز عورت کی طرف تعجب اور تضحیک کے ساتھ نہ اٹھی، اور کسی نے پلٹ کر نہ دیکھا کہ دنیائے اسلام کی سب سے بڑی مایہ ناز ہستی کے مقابلے میں یہ "پیرو مرشد" بننے کی جرات کس شامت زدہ نے کی ہے، اور کسی نے یہ گمان نہ کیا کہ یہ حقیر ہستی اپنے سے لاکھ درجہ بالا تر شخصیت کو ٹوک کر ناموری حاصل کرنا چاہتی ہے۔ ہوا صرف اتنا کہ فاروق اعظمؓ نے اس سے دلیل پوچھی، اور جب اس نے اپنی تائید میں نص قرآنی پیش کر دی، تو اس شخص کو جو عرب و شام و فارس کا مطلق العنان بادشاہ، اور تمام اہلِ ایمان کا امیر، اور علوم شریعت کا امام تھا، ایک ادنیٰ عورت کے مقابلے میں اپنی خطا کا اقرار کرتے ہوئے ذرا جھجک محسوس نہ ہوئی، اور نہ کسی بے عزتی کا احساس ہوا۔ کیونکہ وہ جاہلیت کی عزت نہ تھی، اسلام کی عزت تھی، جس کو کسی کی نصیحت سے ٹھیس نہیں لگ سکتی اور جو اقرار و خطا اور رجوع الی الصواب سے گھٹتی نہیں بلکہ اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

ہر وہ شخص جس کو دین و ملت کی حقیقی خدمت کرنی ہو اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے اندر یہی اسلامی ذہنیت پیدا کرے۔ اس کو کسی پارٹی اور کسی گروہ کے ساتھ ایسا معاہدہ نہ کرنا چاہیے کہ ہر خطا و صواب اور ہر صعب و ذلل میں اس کی موافقت کرے گا، اور نہ کسی کے خلاف یہ عہد کرنا چاہیے کہ تمام امور میں اس کی مخالفت کرے گا۔ اس کو قوام بالقسط اور شہید للہ ہونا چاہیے۔ اس کو اوثق عروی الایمان پر قائم ہونا چاہیے۔ اس کا عدل بے لاگ ہونا چاہیے۔ اس کی حق پرستی پارٹیوں اور اشخاص کی محبت و عداوت سے بالکل پاک ہونی چاہیے۔ وہ صرف حزب اللہ کا ممبر بن کر رہے۔ ہر صحیح کی موافقت کرے خواہ وہ کسی کی طرف سے پیش ہو۔ اور ہر غلط کی مخالفت کرے بلالحاظ اس کے کہ اس کا پیش کرنے والا کون ہے۔ جس حد تک کوئی شخص یا جماعت حق پر ہو وہ بھی اس کے ساتھ رہے اور جہاں کوئی راہ راست سے ہٹے وہ نہ صرف اس سے الگ ہو جائے، بلکہ اس کو حق کی طرف کھینچ لانے میں نصیحت کا پورا پورا حق ادا کر دے۔ مگر مخالفت ہو یا موافقت دونوں میں اسے ٹھیک عدل اور حق پرستی کو ملحوظ رکھنا چاہیے تاکہ وہ خود کہیں ظالمین میں شامل نہ ہو جائے

ایسے شخص کی پوزیشن کو وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے جو طائفی عصبیت اور فرقہ بندی کی محدود فضا میں رہتے ہیں۔ ان کے لیے یہ سمجھنا بہت مشکل ہے کہ دشمنی، حسد، بدخواہی اور نفرت و غضب کے جذبات سے پاک رہ کر بھی کسی کی مخالفت کی جا سکتی ہے اور محبت، عقیدت، ارادت، رشتہ داری اور تمام قریب ترین قلبی تعلقات کو قائم رکھتے ہوئے بھی کسی کی خطا پر تنبیہہ کی جا سکتی ہے۔ وہ اپنی غلط ذہنی

تربیت کی بنا پر اس طرز عمل سے قریب قریب بالکل نامانوس ہو چکے ہیں۔ اس لیے وہ اسے غلط سمجھنے اور بری نگاہ سے دیکھنے پر مجبور ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ جس اختلاف کو رحمت سے تعبیر کیا گیا ہے وہ اسی قسم کا اختلاف ہے کیونکہ سوسائٹی کی علمی ترقی، اخلاقی طہارت، اور درستی معاملات کا انحصار تمام تر ایسے ہی اختلاف پر ہے۔ جس قوم کے سرداروں میں فان زغت فقومونی کہنے والے نہ رہیں اور جس قوم کے افراد میں یہ اسپرٹ نہ رہے کہ خلوص نیت کے ساتھ ٹیڑھا چلنے والوں کو سیدھا کر دیں، وہ قوم کبھی درست نہیں رہ سکتی۔

تعلیم القرآن
مرتبہ: صابر قرنیؒ
قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھنے کے لیے ۷ خصوصیات کے حامل سپارے
۱۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ ۲۔ آسان رواں ترجمہ
۳۔ فہرست خلاصہ مضامین ۴۔ جامع اور مختصر حواشی
۵۔ گرائمر (افعال، اسماء، حروف کی تفصیل ہر صفحہ کے نیچے ۶۔ لغت
۷۔ مضامین کی، الگ الگ عنوانات کے تحت، رکوع وار مفصل تشریح
پارہ ۱ تا ۱۷ اور ۲۹، ۳۰ دستیاب ہیں
پارہ نمبر ۱۸ چھپ چکا ہے
آج ہی اپنے آرڈر سے آگاہ فرمائیں قیمت: ۳۰/- روپے
ادارہ تعلیم القرآن
19-C منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: 7831658 7831497